ہندوستان میں ملتِ بیضا کا اختلاط　　شرمندہ ہے بریلویوں کے وجود کا!
وقت آگیا کہ خاک بسر ہوں بریلوی　　اور قلعہ پاش پاش ہو اُنکے جمود کا

ظفر علیخاںؒ

تحریکِ پاکستان
اور
بریلویوں کا کردار

جسمیں

مصورِ پاکستان ڈاکٹر اقبال اور قائداعظم بریلویوں کی نظر میں کیسا تھے؟ نیز مصورِ پاکستان کے خلاف ایک سازش کا انکشاف، مسلم لیگ میں دیوبندیوں کی اکثریت، بریلویوں کا پاکستان کو کفری سلطنت قرار دینا اور "بنارس سنی کانفرنس کی حقیقت" وغیرہ موضوعات پر، بریلویوں کے ناقابلِ تردید حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ بریلویوں نے تحریکِ پاکستان کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ اسکو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

مرتب
انوار احمد ایم۔ اے

ناشر
انجمن ارشاد المسلمین، ۶-بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ۔ لاہور
ملنے کا پتہ:- مکتبہ مدنیہ - ۱۷-اردو بازار۔ لاہور

مآخذ

بریلوی جمعیۃ علماء پاکستان (نورانی گروپ) کے اکابر کی کتابیں

(۱) "اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام"

مصنف مولوی احمد رضا خاں بریلوی۔

سن تالیف ۱۳۰۶ھ بار اول ۱۳۴۵ھ مطبوعہ مطبع اہلسنت و جماعت بریلی واقع آستانہ عالیہ رضویہ

(۲) "قہر القادر علی الکفار اللیاڈر" ملقب بہ لیڈروں کی سیاہ کاریاں:

مصنف مولوی محمد طیب قادری برکاتی۔ فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

مطبوعہ مطبع سلیمانی بمبئی۔ بار دوم ۱۳۵۹ھ

(۳) "مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری":

مصنف مولوی اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی مارہری:

شائع کردہ دفتر جماعت اہلسنت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ۔ مطبوعہ ۱۹۳۹ء

(۴) "احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ":

مصنف مولوی حشمت علی خان۔

حسب فرمائش جماعت اہلسنت مارہرہ مطبوعہ مطبع سلیمانی بمبئی مطبوعہ ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء

(۵) "الجوابات السنیۃ علی زہاء السوالات اللیگیہ":

مجموعہ فتاویٰ۔ (۱) مولوی اولاد رسول محمد میاں سجادہ نشین مارہرہ۔

(۲) حکیم سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہری۔ (۳) مولوی حشمت علی خان

(۴) مولوی ابوالبرکات سید احمد قادری ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

مطبوعہ مطبع سلطانی بمبئی ۱۳۵۸ھ ۱۹۳۹ء

(۶) "تجانب اہل سنۃ":

مصنف مولوی محمد طیب قادری برکاتی فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور مطبوعہ بریلی ۱۹۴۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ کو مسخ مت کیجیے

جس شخص نے بھی گہری نظر سے بریلوی تحریک کا مطالعہ کیا ہے اس پر روز روشن کی طرح عیاں و ظاہر ہو گیا کہ اس تحریک کو ملک و ملت کی تخریب اور تفریق بین المسلمین کے لیے انگریزوں نے اُٹھایا اور پروان چڑھایا تھا۔ یُوں تو ہر باطل فرقہ اپنی تحریک کی نشر و اشاعت کیلیے دجل و فریب سے کام لیتا ہے لیکن بریلوی تحریک نے مکر و فریب اور کذب و دجل میں تمام ائمۂ تلبیس و قائدین تضلیل کے کان کُتر لیے ہیں۔ ان کے دجل و مکر کی داستان تو بہت طویل ہے جس کے بیان کے لیے دفاتر و اسفار چاہئیں۔ اس جگہ صرف ایک سلسلہ میں ان کے دجل و کذب کا ایک شمّہ بطور نمونہ ہدیۃً آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مسلم لیگ کی مخالف سیاسی جماعتوں میں سے جس شدید مخالفت بریلویوں نے کی ہے تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس جماعت نے مصور پاکستان، شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کو ملحد و زندیق بتایا۔ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کو دوزخیوں کا کتا قرار دیا اور کہا کہ ان کی تعریف کرنے والے کا نکاح ٹوٹ گیا۔ مسلم لیگ کی شرکت کو حرام ہی نہیں بلکہ کفر قرار دیا اور اعلان کیا کہ مسلم لیگ کا ممبر بننے والا مرتد ہے اور اس کا بائیکاٹ کرنا فرض۔ مسلم لیگ کو کافروں مرتدوں اور منافقوں کی جماعت قرار دیا وغیرہ وغیرہ جن کے حوالے اصل عبارات کے ساتھ اس رسالہ میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

لیکن یہ نیرنگیٔ زمانہ ملاحظہ ہو کہ آج یہی جماعت لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک

کر تمام تاریخی حقائق کے برعکس کس دیدہ دلیری، بے باکی اور بے حیائی سے تاریخ کو مسخ کر رہی ہے اور مسلم لیگ کو بریلویوں کی جماعت قرار دے کر پاکستان بنانے کی ٹھیکیدار بن رہی ہے۔ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مسلم لیگ کے خلاف بریلوی جماعت نے سینکڑوں فتوے اور رسائل لکھے جن کو پاکستان بن جانے کے بعد حتی المقدور تلف و ضائع کر دیا گیا ہے۔ چند کتب جو ان کے قائدین و عمائدین علماء نے تحریر فرمائی تھیں کوشش کر کے ان کو فراہم کیا گیا اور انھیں کتابوں سے عنوانات قائم کر کے انتہائی اختصار کے ساتھ آپ کی ضیافت طبع کے لیے کچھ حوالہ جات بطور نمونہ نقل کیے جا رہے ہیں چونکہ ہمیں اختصار ملحوظ ہے اس لیے کوئی زیادہ طویل و عریض تبصرہ ہم اپنی جانب سے پیش نہیں کریں گے۔ تفصیلات کے لیے اصل کتب کی مراجعت فرمائیں

مصورِ پاکستان علامہ اقبال بریلویوں کی نظر میں

مولانا محمد طیب فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور تحریر فرماتے ہیں :

(۱) فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی و اردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈا کیا ہے کہیں اللہ عزوجل پر اعتراضات کی بھرمار ہے کہیں علماء شریعت وائمہ طریقت پر حملوں کی بوچھاڑ ہے کہیں سیدنا جبریل امین و سیدنا موسیٰ کلیم و سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیصوں توہینوں کا انبار ہے۔ کہیں شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلوٰۃ والتحیہ و احکام مذہبیہ و عقائد اسلامیہ پر تمسخر واستہزاء وانکار ہے کہیں اپنی زندیقیت و بے دینی کا فخر و مباہات کے ساتھ کھلا ہوا اقرار ہے۔ تجانب اہلسنت ص ۳۳۴

(۲) وہ خود (ڈاکٹر اقبال) اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بکمال جرأت وجسارت گستاخیاں بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں۔ تجانب اہلسنت ص ۳۳۷

(۳) مصورِ پاکستان ڈاکٹر اقبالؒ رضاخانیوں کی نگاہ میں آفتاب پرست تھے چنانچہ فاضل مذکور ارشاد فرماتے ہیں :

ڈاکٹر اقبالؒ آفتاب کیلئے صفات خدائی ثابت کرکے سورج کی خدمت میں عرض کرتے ہیں :

ہے محفلِ وجود کا ساماں طراز تو — یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تو

ہر چیز کی حیات کا پروردگار تو — زائیدگانِ نور کا ہے تاجدار تو

ملاحظہ ہو ڈاکٹر صاحب نے ان شعروں میں آفتاب کو تمام جہان کی ہستی کا سامان کرنیوالا اور پستی وبلندی کے سب رہنے والوں کا معبود اور ہر چیز کی زندگی کا پروردگار بتادیا۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کسی اور شے کا نام آفتاب پرستی ہے ؟ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم[1]

(۴) ڈاکٹر اقبال مرحوم کے فلسفہ کی حقیقت بھی فاضل مذکور کی زبانی ملاحظہ ہو :

" ڈاکٹر صاحب کے فلسفہ کی حقیقت صوفی وملا پر پھبتیاں اڑانا ، اللہ عزوجل کو کھری کھری بے نقط سنانا ، حور ، فردوس وقصورِ جنت کے معانی ضروریہ وغیرہ سے انکار کرے ۔ یورپ کی لیڈیاں ، یورپین طرز کی کوٹھیاں ان کی مراد بتانا ، ابلیس کی عظمت کے گیت اور ؎

گو فکرِ خداداد سے روشن ہے زمانہ

آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

کے ترانے گانا غرض کھل کر زندیق ہو جانا ہے " [2]

(۵) اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کوئی اور اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے اسی گھڑے ہوئے اسلام کی بناء پر مسلمان ہیں[3]

(۶) " ڈاکٹر صاحب نے کمال صاف گوئی کے ساتھ اس امر کا بھی اظہار کر دیا ہے کہ ان کو یہ نیچریت و دہریت و زندیقیت یورپ کے فرنگیوں نے سکھائی " [4]

---

[1] تجانب اہل سنت ص ۳۴۵ [2] ص ۳۴۳ ، [3] ص ۳۴۵ ، [4] ص ۳۴۶

قائدِ اعظم بریلویوں کی نظر میں

(۱) مسٹر محمد علی جناح کو قائدِ اعظم کہنا حرام، مخالف قرآن مجید وحدیث حمید ہے۔

چنانچہ اس سوال کے جواب میں کہ مسٹر محمد علی جناح کو قائدِ اعظم کے لقب سے خطاب کرنا کیسا ہے؟ مولانا اولادِ رسول صاحب قادری برکاتی تحریر فرماتے ہیں:

"کسی بھی بددین، بدمذہب کو قائدِ اعظم وسیدنا وغیرہ وغیرہ القاب مدح وتعظیم سے خطاب کرنا شرعاً سخت شنیع وقبیح وفظیع اشد محظور وممنوع وحرام صریح مخالف قرآن مجید وحدیث حمید ہے[1]" نیز ارشاد ہوتا ہے:

"بدمذہب عبارے جہان سے بدتر ہیں، جانوروں سے بدتر ہیں، بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں، کیا کوئی سچا ایمان دار مسلمان کسی کتے اور وہ بھی دوزخیوں کے کتے کو اپنا قائدِ اعظم سب سے بڑا پیشوا اور سردار بنانا پسند کرے گا، حاشا وکلا ہرگز نہیں[2]"

۲۔ قائدِ اعظم بریلویوں کی نگاہ میں مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ مولانا محمد طیب فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور تحریر فرماتے ہیں "بحکم شریعت مسٹر جناح کے کافر مرتد ہونے کے لیے اس کا اثنا عشری رافضی ہونا ہی بس ہے"[3]

چند سطروں بعد ارشاد ہوتا ہے: "اگر صرف انہی دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائدِ اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی لہٰذا وہ اپنی اسپیچوں، اپنے لیکچروں میں نئے نئے کفریات قطعیہ بکتا رہتا ہے"[4] یہی فاضل حزب الاحناف ایک دوسری کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں: "قرآن پاک کے ان کھلے ہوئے روشن ارشادات کو مسٹر جینا نے منہ بھر کر جھٹلا دیا پھر اپنے اس کفر ملعون کا قرآن پاک پر افترا جڑ دیا"[5]

پھر تقریباً ایک صفحہ بعد رقمطراز ہیں:

"اس وقت مسٹر جینا کے کفر وارتداد کو واضح تر کرنے کے لیے ہم صرف دو ہی آیت کریمہ تلاوت

---

[1] مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری صد ۲ [2] ایضاً صد ۴ [3] تجانب اہلسنت صد ۱۱۹
[4] تجانب اہلسنت صد ۱۱۹ [5] قہر القہار علی الکفار الیلاڈر صد ۱۱

کرتے ہیں [1] " الخ

نیز مسٹر محمد علی جناح کے ایک پیغام عید کا خلاصہ تحریر کرتے ہوئے فاضل مذکور یوں گوہر فشانی فرماتے ہیں کہ :

" مسٹر جینا کے اس سارے پیغام (پیغام عید) کا خلاصہ بھی یہی ہوا کہ اسلام غلط و باطل ہے اور بے دینی و لامذہبی صحیح و درست ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ " [2]

(۳) قائد اعظم کی تعریف کرنے والوں کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اسلام لا کر نکاح پھر پڑھوایئں۔ ورنہ پیدا ہونے والی تمام اولاد حرامی ہوگی۔ مولانا ابو البرکات ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف کا فتویٰ :

فتویٰ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو :

" اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہوگیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے کلی مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں یہاں تک کہ وہ توبہ کرے " [3]

(۴) جب مسلم لیگی حضرات کی جانب سے یہ کہا گیا کہ ہم حضرت قائد اعظم کو صرف ایک عظیم سیاسی رہنما سمجھتے ہیں۔ دینی و مذہبی امور میں ہم ان کو قائد و رہبر نہیں قرار دیتے تو اس پر بریلویوں کے سرخیل شیر بیشہ سنت یوں گویا ہوئے کہ :

" اگر لیگی لیڈران سچے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تو وہ ظفر علی خاں، نواب سمٰعیل خاں، سر سکندر حیات خاں، مسٹر فضل حق، مولوی عبدالحامد، مولوی قطب الدین، عبدالوالی صاحبان وغیرہم ذمہ دار لیگیوں سے ہمیں اس کی تحریر دے دیں کہ لیگی لیڈران، مسٹر جناح کو ایک کافر بیرسٹر سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے " [4]

(۵) قائد اعظم کو کافر نہ سمجھنے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ بریلوی علماء کا فتویٰ :

---

[1] قہر القادر علی الکفار اللیادر صہ ۱۲ [2] ایضاً صہ ۱۳ [3] الجوابات السنیہ علی زہاء السوالات اللیکیہ صہ ۳۲ [4] احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ صہ ۲۹

مولانا محمد طیب فاضل حزب الاحناف اپنی ایک شاہکار کتاب تجانب اہل سنت ص۱۲۲ پر ارشاد فرماتے ہیں :

"بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے اور جو شخص اس کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اسکے کافر نہ ماننے یا اس کے مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد شر اللئام (تمام کمینوں میں زیادہ کمینہ) بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عزیز علام"

عام لیگی حضرات بریلویوں کی نظر میں

مولوی حشمت علی خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں :

۱۔ جو لوگ ان مقاصد اساسیہ لیگیہ کی تفصیلات کو سمجھتے ہوئے ان کی تائید و پابندی کا حلفی اقرار لکھ کر ممبر بنیں گے۔ وہ خود بھی بد مذہب (مرتد) ہو جائیں گے۔ ؎۱

نیز مولانا سید آل مصطفیٰ صاحب ارقام فرماتے ہیں :

۲۔ "در اصل الیاس سُنّی (جو مسلم لیگ میں شامل ہوگیا) سچا سُنّی ہی نہ رہا وہ خود بد مذہب (مرتد) ہوگیا کہ سُنّی کے معنی ہیں راہِ سنت کا پیرو اور اس نے ایک گمراہ بد مذہب (قائد اعظم) کی ان گمراہیوں میں اس کی قیادت قبول کر کے گمراہی اختیار کی" ؎۲

مولانا ابو البرکات ناظم انجمن حزب الاحناف اپنے فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں :

۳۔ مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک ٹھہرا دیا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا، وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ جب گناہ و ظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام و گناہ قرار دیا گیا اور ظلم بتایا گیا تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام اور کفر و شرک نہ ہوگا" ؎۳

مولانا اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے آنے والوں کو یہ مژدہ سناتے ہیں کہ :

(۴) "وہ جنتی نہیں بلکہ دوزخ کے عذاب الیم کی طرف جائے گا" ؎۴

؎۱ الجوابات السنیہ صلا ؎۲ ص۱۵ ؎۳ ص۲۱ ؎۴ مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۲۱

مسلم لیگ کی مجوزہ اسلامی ریاست (پاکستان) بریلویوں کی نظر میں

مولانا اولاد رسول صاحب مسلم لیگ کی اسلامی حکومت (پاکستان) سے پناہ مانگتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

(۱) "جب خود ان کی (مسلم لیگ کی) حکومت ہو گی تو سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا قرآن کو بھی بالائے طاق رکھ یہ اپنے دل کے من گندے جی کھول کر پورے کریں گے۔ اللہ عزوجل الیسی سراپا فساد نام نہاد اسلامی حکومت سے سچے اسلام و مسلمین کو پناہ ہی میں رکھے آمین" ۱

مولانا ابو البرکات صاحب مسلم لیگ کی حکومت کے خلاف یوں دل کی بھڑاس نکالتے ہیں:

(۲) "کون سے دین و قرآن نے اسے جائز رکھا کہ خود مسلمانوں پر کفار و مشرکین و مرتدین کی حکومت قائم کرنے کیلئے مسلمان اپنی جانی و مالی قربانیاں پیش کریں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" ۲

شیر بیشہ سنت مولوی حشمت علی صاحب مطالبہ پاکستان پر دانت پیستے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

(۳) "یہ مطالبہ پاکستان یعنی تقسیم ملک کہ اتنا لیگیوں کا، اتنا ہندوؤں کا، اس صورت میں احکام کفر ملک کے بڑے حصے میں لیگیوں کی رضا سے جاری ہوں گے کہ وہی اس تقسیم پر راضی اور اس کے طالب ہیں احکام کفر پر رضا کفر اور کم از کم سخت بے دینی ہے" ۳

شیر بیشہ سنت مولوی حشمت علی خان صاحب نے ایک دوسرے مقام پر صاف مسلم لیگ کی حکومت کو کفری سلطنت قرار دیا ہے ۴

جب پاکستان بریلویوں کی نظر میں کفری سلطنت ٹھہرا تو اب ان کیلئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ یہاں سے بوریا بستر لپیٹ لیں اور اپنے آقایان ولی نعمت کے ہاں ہجرت کر جائیں جن کی سلطنت کے بارے میں انہیں کے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ہے کہ وہ دارالاسلام ہے کیونکہ بقول شاعر

ے نمی باشد مخالف قول و فعل راستاں باہم   کہ گفتار قلم باشد زرفتار قلم پیدا

یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے آپ کو راست باز لوگوں سے خارج اور ان لوگوں میں داخل سمجھیں جن پر لعنت خداوندی برستی رہتی ہے۔

ے من نگویم این مکن آن کن   مصلحت بیں و کار آسان کن

مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۱۳

مسلم لیگ کے مقاصد اور اس میں شرکت کا حکم :

مولانا ولادرسول محمد میاں قادری صاحب مسلم لیگ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں

(۱) "یہ سب اغراض و مقاصد صریح محرمات شرعیہ پر مشتمل اور حرام قطعی اور منجر باشد وبال ونکال وکفر وضلال (یعنی سخت وبال وعذاب اور شدید کفر وگمراہی کی طرف لے جانے والے) ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے لیگ کی شرکت اور رکنیت سخت ممنوع وحرام ہے"۔[۱]

مولانا سید آل مصطفےٰ صاحب اپنے فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں:

(۲) "لیگ کا مقصد اول ہی چند در چند قبائح وبلیہ و محرمات شرعیہ پر مشتمل ہے۔ لہٰذا جو جماعت ایسے خلاف اسلام وقرآن مقصد کی حامی وحامل ہو اس کی شرکت یقیناً حرام وسبب غضب رب انام ہے"۔[۲]

شیر بیشہ سنت مولوی حشمت علی خان صاحب یوں رقم طراز ہیں :

(۳) "بدمذہب کو صدر بنانا اور کسی مجلس (مسلم لیگ) کا بدمذہب صدر ہو تو اس کا رکن بننا ناجائز، اور حرام ہے"۔[۳]

اور یہی بریلویوں کے شیر بیشہ ایک اور سوال کے جواب میں انتہائی غضب کے عالم میں دھاڑتے ہیں اور پھر یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں :

(۴) "لیگ چاہتی ہے کہ عقائد کی پابندی کو اڑا کر شریعت کی قیود کو اٹھا کر مذہب کی حدود کو مٹا کر صرف اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کا ہی نام اسلام رکھ دیا جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ کیا اب بھی کسی ایماندار سنی مسلمان کو اس میں کچھ شک رہ سکتا ہے کہ لیگ اسلام کو مٹا کر صرف مسلمان کا نام باقی رکھنا چاہتی ہے"

مولانا سید چراغ دین صاحب قادری "مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری" پر تقریظ لکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں : (۶) "بیشک مسلم لیگ وہی ندوۂ مخذولہ کا فتنہ ہے جو مختلف زمانوں میں مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا رہا۔ کبھی خدام کعبہ کی شکل میں ظاہر ہوا۔ کبھی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا چولا پہنا۔ کبھی خلافت کمیٹی کی صورت میں ابھرا۔ کبھی خدام الحرمین کے بھیس میں اچھلا۔ کبھی اتحاد ملت کے روپ میں نکلا۔ کبھی سیرت کمیٹی کے نام سے ظاہر ہوا اور اب ہمارے زمانہ میں مسلم لیگ کا برقعہ اوڑھ کر اٹھا درحقیقت ان سب فتنوں کا مقصد وہی مسلمانوں

---

[۱] الجوابات السنیہ ص۳ [۲] ایضاً ص۵ [۳] ایضاً

کو بددین گمراہ بنانا ہے، ؎۱ سچ ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں

مولانا ابوالبرکات صاحب ناظم انجمن حزب الاحناف لاہور مسلم لیگ کا چندہ بند کرنے کا فتویٰ دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

"لیگ کے لیڈروں کو رہنما سمجھنا یا ان پر اعتبار کرنا، منافقین و مرتدین کو رہنما بنانا اور ان پر اعتبار کرنا ہے جو شرعاً ناجائز ہے کسی طرح بھی جائز نہیں۔ لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے،، ؎۲

مسلم لیگ کانگرس سے زیادہ مُضر ہے:

مولانا اولاد رسول صاحب اپنے فتویٰ میں یوں رقمطراز ہیں:

(۱) "لیگ میں شرکت عوام کی سب سے زیادہ گراں مایہ متاعِ دین و ایمان کیلئے کانگریس سے زیادہ قوی اور سریع الاثر سمِ قاتل ہے جس سے علماء ربانی کو تغافل اب ہرگز جائز نہیں،، ؎۳

بریلویوں کے شیر بیشۂ سنت مولوی حشمت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

(۲) "لیگ کی شرکت عامۂ مسلمین کیلئے شرکتِ کانگریس سے اشد فتنہ ہے اور ان کے دین و مذہب کیلئے کانگریس سے زیادہ لیگ مُہلک اور سمِ قاتل ہے،، ؎۴ نیز ارشاد ہوتا ہے:

(۳) "کانگریس اگر کھلم کھلا اسلام کو مٹانا چاہتی ہے تو لیگ ہمدردئ اسلام و مسلمین کے پردے میں اسلام و ایمان و مذہب کو فنا کرانا مسلمانوں کو ملحد و بیدین بنانا چاہتی ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم،، ؎۵

مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے ناظم مولانا ابوالبرکات صاحب نے لکھا ہے:

(۴) "جن وجوہات کو پیش کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ کانگریس مسلمانوں کی جان کی دشمن ہے تو اس سے بڑھ کر لیگ میں وہ وجوہات (لیگی لیڈروں کے بیانات) موجود ہیں جن سے مسلمانوں کے اسلام و ایمان کی

؎۱ مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری ص۳۰ ؎۲ الجوابات السنیہ ص۳۲

دشمنی کا ثبوت مبرہن اور ارشادِ الٰہی «ما تخفی صدورھم اکبر» کی حقانیت آج نہیں تو کل عیاں"[۱]

مسلم لیگ کا ماضی اور حال یکساں ہے :

حضرت مولانا اولادِ رسول صاحب مسلم لیگ کی خرابیوں کا ذکر فرمانے کے بعد یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں

(۱) "یہ نہ سمجھیے گا کہ یہ سب کچھ تو لیگ کا ماضی تھا اور الماضی لا یذکر اب لیگ اس سے توبہ کر چکی ۔ نہیں نہیں ؎ چھٹتی کہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی "[۲]

مولوی حشمت علی صاحب ایک فتویٰ کتابی صورت میں "اجمل انوار الرضا" نام سے کانپور کے انتظامی پریس سے پہلی بار ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں چھپ کر آیا جب کہ تحریک پاکستان اپنے انتہائی عروج و شباب پر پہنچی ہوئی تھی اس میں بھی پورے شد و مد سے مطالبۂ پاکستان اور مسلم لیگ کی امداد و اعانت کی مخالفت کی گئی چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں :

(۲) "ہر سنی مسلمان پر شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں روشن کہ یہ سب اغراض و مقاصد صریح محرماتِ شرعیہ پر مشتمل اور حرامِ قطعی اور منجر باشد وبال و نکال و کفر و ضلال ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت، امداد و اعانت بحکم شریعتِ مطہرہ اسی طرح گناہ و ممنوع و حرام و ناجائز ہے جس طرح ندوہ و کانگریس کی شرکت و رکنیت و امداد و اعانت شرعاً حرام و گناہ ہے"[۳]

نیز مطالبۂ پاکستان کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے :

(۳) "رہا مطالبۂ پاکستان یعنی تقسیم ملک کہ اتنا لیگیوں کا، اتنا ہندوؤں کا ۔ اس صورت میں احکامِ کفر ملک کے بڑے حصے میں لیگیوں کی رضا سے جاری ہوں گے کہ وہی اس تقسیم پر راضی اور اس کے طالب ہیں احکامِ کفر پر رضا کفر اور کم از کم سخت بددینی ہے"[۴]

مسلم لیگ کی مخالفت کرنا فرض ہے :

بریلویوں کے شیر بیشۂ سنت اپنے ایک فتویٰ میں مسلم لیگ کی مخالفت فرض قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

---

[۱] الجوابات السنیہ ص ۲۸ [۲] مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص ۱۵ [۳] اجمل انوار رضا ص ۳۰ بحوالہ تکفیری افسانے ص ۱۳۱

[۴] ایضاً ص ۱۳۱

(۱) "علماء کرام کا فرض ہے کہ پوری قوت کے ساتھ عوام کو اس کی شرکت و رکنیت سے باز رکھنے کی سعی و کوشش کریں" [۱]

مولانا سید آل مصطفیٰ صاحب نے یہ فتویٰ صادر فرمایا

(۲) "علماء کرام اہل سنت پر فرض ہے کہ اس وقت وہ مسلم لیگ کے رد کو اہم المہام (تمام اہم کاموں میں سب سے زیادہ اہم) سمجھیں کہ یہ تازہ فتنہ اس وقت اسلام و مسلمین کیلئے اشد طور پر نقصان دہ ہے" [۲]

رضاخانیت کے شیر بیشہ نے لگی لپٹی رکھے بغیر ارشاد فرمایا

(۳) "لیگ کی مخالف شریعت کاروائیوں کا رد لیگ کا نام لیکر ہو ورنہ در پردہ گول گول الفاظ میں بد مذہبوں، بے دینوں کا رد کرنے سے عوام لیگ کا رد نہ سمجھیں گے بالخصوص ایسی حالت میں کہ حامیانِ لیگ انہیں یہ سمجھاتے پھرتے ہیں کہ لیگ میں آکر بد مذہب بد مذہب نہیں رہتے بلکہ مسلمانوں کے معظم و مکرم شہید ملت اور قائد اعظم وغیرہ وغیرہ ہو جاتے ہیں" [۳]

نیز ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں

(۴) "اس کی (مسلم لیگ کا اثر ختم کرنے کی) کامیاب صورت صرف وہی ہے جو بحکم شریعت مسلمانانِ اہل سنت نے ندوہ و خلافت کمیٹی کے ساتھ اختیار کی۔ یعنی حضرات علماء اہل سنت و مشائخ طریقت و مقتیانِ دین و ملت جن کا اس پر فتن زمانے میں بھی عامۃ المسلمین پر کافی اثر و اقتدار ہے ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے حلقہ اثر میں کفار و مشرکین کی کھچڑی کانگریس اور مبتدعین و مرتدین و ملحدین کی معجون مرکب لیگ دونوں پر حتی الاستطاعۃ پوری قوت کے ساتھ تحریراً و تقریراً خلوت و جلوت میں رد فرمائیں" [۴]

مولانا اولاد رسول صاحب قادری ایک جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں

(۵) "اہل سنت کے علماء کرام و مشائخ عظام جن کا اس وقت بھی عوام علماء اسلام پر بہت کافی اثر ہے۔ اہل بطالت و ضلالت کی معجون مرکب لیگ پر حتی الوسع پوری قوت سے رد و طرد کریں......

---

[۱] الجوابات السنیہ ص ۱۳ [۲] ایضاً ص ۳ [۳] ایضاً ص ۱۶ [۴] ایضاً ص ۲۴

لیگ سے محترز و مجتنب رہنے کے احکامِ شرعیہ صاف صاف بتا کر لیگ سے تنفر کریں" ؎۱

مولانا سید آلِ مصطفیٰ قادری برکاتی نے لیگ کی مخالفت نہ کرنے کو اسلام و مسلمین سے غداری قرار دیا ہے ۔ ملاحظہ ہو

(۶) "عوام مسلمین کو گمراہی اور بدمذہبی کے اندھیرے گڑھے (مسلم لیگ) میں دیدۂ و دانستہ جاتے ہوئے دیکھنا اور پھر تغافل برتنا اسلام اور مسلمین سے غداری نہیں تو اور کیا ہے" ؎۲

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ بریلویوں نے تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اس کے خلاف فتووں کا ایک انبار لگا دیا اور انہوں نے اپنی طرف سے اس تحریک کو فیل کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی لیکن یہ صرف اللہ کا احسان ہے کہ عوام اہل اسلام نے ان فتویٰ فروشوں، ملک و ملت کے غداروں اور برطانیہ عظمیٰ کے وظیفہ خواروں کے ان فتووں اور ان کے اس نوع کے بیانات سے مکمل روگردانی اور اعراض کرتے ہوئے اپنی منزلِ مقصود کی جانب اپنا سفر جاری رکھا اور ایک دفعہ پھر دنیا کے سامنے شاعرِ مشرق مرحوم کے اس قول کو ثابت کر دکھایا ۔ تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

بریلوی علماء تحریک پاکستان سے علیحدہ رہے

مولانا اولاد رسول صاحب قادری ارشاد فرماتے ہیں:

"لیگی لیکچرار صاحب نے یہ کہا کہ ان علماء کا اتباع کرو جو لیگ میں ہیں ظاہر ہے کہ اول تو لیگ میں سچے علماء دین ہیں ہی نہیں اور اگر کوئی مولوی عالم نام کے ہیں بھی تو نئی روشنی سے تاریک دل، مغرب زدہ، تعلیم یافتگانِ جدید، خداوندانِ لیگ کے سامنے ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے علاوہ وہ بیچارے کر ہی کیا سکتے ہیں" ؎۳

آگے نام کے ایک دو مولوی جو لیگ میں شامل ہیں لیگ میں ان کی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

؎۱ الجوابات السنیہ ص ۲۳ ؎۲ ایضاً ص ۲۴ ؎۳ ایضاً ص ۲۳

"یہ لیگی علماء کس طرح اپنے لیڈر اللیاڈر قائد اعظم کے ہاتھوں میں ایک گراموفون کے ریکارڈ کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہی سنا دیتے ہیں جو ان کے سیاسی پیغمبر (قائد اعظم) نے ان میں بھر دیا۔"[1]

یہ ایک دو نام نہاد مولوی جو لیگ میں قسمت کے مارے ہوئے شامل ہو گئے تھے بریلویوں کے ہاتھوں ان کی کیا گت بنی؛ اس کو بھی فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف مولوی محمد طیب صاحب کی زبانی سماعت فرمائیں۔

"علمائے اہلسنت (بریلوی علماء) کے خارا شگاف حملوں کا اثر ان خبیث لیڈروں میں سب سے زیادہ لیگ اور جماعت خاکسار کے لحیم و شحیم مولوی نما لیڈروں کے بے رونق چہروں پر نظر آتا ہے۔"[2]

مسلم لیگ بریلوی علماء کی سخت مخالف ہے

چونکہ بریلوی علماء مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کی شدید مخالفت کر رہے تھے اس لئے مسلم لیگی حضرات نے بھی بریلوی جماعت کو ختم کرنے اور اپنے راستہ کا ایک پتھر سمجھتے ہوئے اسے ہٹانے میں پوری سرگرمی دکھائی۔ اس کے بھی ایک دو حوالے ہم بریلوی بزرگوں سے نقل کئے دیتے ہیں تاکہ انکا درجۂ استناد بھی دوبالا ہو جائے۔ چنانچہ مولانا اولاد رسول صاحب رقمطراز ہیں۔

"یہ لیگی ان کانگریس کے ہمیشہ کے سچے پکے ایمانی دینی دشمن علماء حقانی کو بھی کانگریسی ملاؤں سے بڑھ کر اپنا دشمن جانتے ہیں۔"[3]

مولانا محمد طیب صاحب فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ دونوں ناپاک کمیٹیاں (مسلم لیگ اور جماعت خاکسار) علمائے اہلسنت کی مخالفت پر اس طرح کمربستہ ہیں کہ انہوں نے اپنے پیر نیچر (سر سید احمد خان) کی قسم کھالی ہے کہ جب تک علماء اہلسنت کے مبارک گروہ کو معاذ اللہ فنا نہ کر دیں گی اس وقت تک کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا

---

[1] مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۱۲ [2] قہر القادر علی الکفار اللیاڈر ص۲۸ [3] مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۱۴

پھر ناسب حرام اور قطعاً حرام ہے خواہ اس کے لئے قرامطہ اور یزیدیوں کا سا مکر و فریب ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔[1]"

بریلویوں کا طریقۂ کار لیگ کے مقابلہ میں کیا ہونا چاہیئے

بریلوی علماء نے اپنے عوام کو مسلم لیگ کے مقابلہ میں جس طرز عمل کی تلقین فرمائی وہ بھی، ملاحظہ ہو، حضرت مولانا اولاد رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"مسلمانان اہلسنت (بریلویوں) کے لئے سچا، سیدھا، بےخطر دینی، ایمانی یقینی، نافع و مفید، راستہ اور منزل رساں صراط مستقیم یہی اور صرف یہی کہ وہ نہ کانگریس میں ملیں نہ لیگ میں جڑیں نہ احراری بنیں نہ جمعیتی، بلکہ تمام مشرکین وکفار و مرتدین و مبتدعین فجار سے قطعاً علیحدہ رہیں۔[2]"

اور مولوی محمد طیب صاحب فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور بڑے ہی ناصحانہ لہجہ میں بریلویوں کو تلقین فرماتے ہیں۔

"ہم اتنا کہہ دیتے ہیں کہ کانگریس اور احرار، لیگ اور خاکسار، ان چاروں جماعتوں سے دور اور سب بد مذہبوں اور بے دینوں سے بیزار اور نفور رہو۔ ساڑھے تیرہ سو برس والے دین اسلام و مذہب اہلسنت پر استقامت اختیار کرو۔ احکام شرعیہ کے سچے متبع بنو، اولیائے کرام و حضرات علمائے اہلسنت و اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دین و مذہب پر مضبوطی سے قائم رہو۔[3]"

اس عبارت کو پڑھنے کے بعد شاید آپ کی متجسس نگاہیں اعلیحضرت کے دین و مذہب کی تلاش میں مصروف و مشغول ہونا چاہیں لہٰذا ان کے دین و مذہب کی چند باتیں جو ہمارے موضوع سے متعلق ہیں ہم ہی عرض کئے دیتے ہیں۔

---

[1] قہر القادر علی الکفار اللیادر ص۳۔ [2] مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۸۔ [3] تجانب اہل السنۃ ص۱۱۸۔

اوّلاً ۔ انگریزوں کی اس وظیفہ خوار جماعت نے حق نمک ادا کرتے ہوئے انگریز ایسے جابر و ظالم کی سلطنت کو دارالاسلام قرار دیا اور اس پر ایک رسالہ اعلیٰحضرت نے تحریر فرمایا جس کا نام ·

"اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" رکھا ۔

ثم ثانیاً ۔ جب ہندوستان دارالاسلام ٹھہرا تو انگریز کے خلاف جہاد کیا معنیٰ ؛ بلکہ انگریز ایسا ظالم حکمران "اولو الامر" کی فہرست میں داخل ہوا لہٰذا اس کی اطاعت و فرمانبرداری "بنص قرآنی" فرض قرار پائی ۔ ہندوستانی مسلمانوں پر سے جہاد کا حکم اٹھاتے ہوئے اعلیحضرت تحریر فرماتے ہیں

"مسلمانان ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں"[1]

ثم ثالثاً ۔ جو شخص یا جماعت نے بھی انگریز سے ٹکر لی اور جہاد آزادی میں کسی قسم کا حصہ لیا ایسے تمام افراد اور جماعتیں بریلویوں کی نظر میں دائرۂ اسلام سے خارج ہوگئیں اور ان کی مخالفت کرنا ، انہوں نے اپنا فرض ٹھہرا لیا ۔ ترکِ موالات کی تحریک ہو یا تحریک خلافت ، کانگریس ہو یا مسلم لیگ احرار ہو یا خاکسار ، سب ہی ان کے نزدیک قابل گردن زدنی قرار پاگئے ۔ اس کے برعکس جو انگریز کا ہمنوا تھا اس کی تعریفوں کے پل باندھے گئے چنانچہ شریف مکہ جس کے گھر میں ترکوں کی شکست پر گھی کے چراغ جلے اور جس کو ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ غدّار تھا نیز جس کے بارے میں ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر بھی بڑا مشہور ہے ؎

بیچتا ہے ہاشمی ناموس دین مصطفیٰ

خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمان سخت کوش

ایسے غدار کی صفائی پیش کرنے کے لئے اعلیحضرت کے صاحبزادے جناب مصطفےٰ رضا خان صاحب نے حجت واہرہ نامی ایک کتاب تحریر فرمائی جس کے سرورق پر بخطِ جلی یہ الفاظ تحریر فرمائے

"حضرت شریف بورک فی شرفہ پر سے ...... تمام جھوٹے الزاموں اور غلیظ طعنوں کا قلع قمع کر دینے والا جامع ادلہ زاہرہ ظاہرہ و حجج باہرہ قاہرہ الخ"[2]

---

[1] دوام العیش ص۱۴ ۔ [2] حجت واہرہ طبع حسنی پریس بریلی ۔

انہی امور کے پیشِ نظر تمام لوگ بریلویوں کو انگریزوں کی پروردہ اور ان کی تنخواہ دار جماعت قرار دیا کرتے تھے چنانچہ اس کا اقرار خود بریلوی علماء کو بھی ہے ۔ ع

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

بریلویوں نے اپنے طرزِ عمل سے انگریزوں کی سلطنت کو قائم و دائم اور ان کی غلامی کا جوا، ہماری گردنوں میں تا قیامت ڈالے رکھنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کو اپنے مقصد میں منہ کی کھانی پڑی مگر ع

مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا ۔

بہرحال یہ ہے اعلیٰحضرت کے دین و مذہب کی ایک ہلکی سی جھلک جس کی اتباع کی تلقین کی جارہی ہے تفصیلات کا یہ موقع نہیں ۔

مسلم لیگ میں دیوبندیوں کی اکثریت

چونکہ مسلم لیگ ایک سیاسی جماعت تھی اس لئے وہ فرقہ وارانہ اختلافات سے ہمیشہ دور رہی اور اسے ان اختلافات سے دور ہی رہنا چاہیئے تھا چنانچہ اس نے اعلان کر دیا کہ جو شخص بھی مسلم لیگ کے دستور سے اتفاق رکھتا ہو لیگ کا دروازہ اس کے لئے کھلا ہے لیکن مسلم لیگ کا یہ طرز عمل بریلویوں کو بڑا ہی ناگوار گزرا۔ چنانچہ مولانا ولادرسول صاحب قادری مسلم لیگ پر اس کا بھی غصہ نکالتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"لیگیوں کا کہنا ہے کہ، لیگ کا دروازہ ہر کلمہ گو کے لئے کھلا ہوا ہے کسی کو ممبر بناتے وقت نہیں دیکھا جاتا کہ وہ دیوبندی ہے یا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کے ہم خیالوں میں[1]"۔

اس کے بعد ۸ ,فروری ۱۹۳۹ء کے اخبار وحدت کا ایک حوالہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"مسلم لیگی حضرات بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں، کیا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب لیگ کے حامی نہیں اور تو اور اکثر علماء دیوبند لیگ میں موجود ہیں"۔

نیز ایک دوسرے مقام پر اسی قسم کی اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں۔

"وہابیت دیوبندیت کی خود لیگ میں ہی کیا کمی ہے[2]"۔

مولانا ابوالبرکات صاحب لیگ میں شرکت کی ممانعت کے اسباب بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں۔

له مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۵ ، ۲ه ایضا ص۹

"مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں میں شیخ الاسلام اور حکیم الامت کہا جاتا ہے ،
اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں"۔ ؎

اور تو اور مولانا سید آل مصطفٰی صاحب قادری برکاتی نے تو کھل کر فرما دیا کہ دیوبندی مسلم لیگ کے روح رواں اور اس کے سر پرست و سرمایۂ ناز ہیں ۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں ۔

"مسلم لیگ میں وہ بھی کثرت شامل ہیں جن کے کفر وارتداد یا بدمذہبی وگمراہی کا یقیناً وقطعاً جزم شرعی ہے اور وہ مسلم لیگ کے روح رواں ، اس کے سرپرست ، اور سرمایۂ ناز ہیں مثلاً وہابیہ دیوبندیہ جن کے کبراء پر علماء عرب وعجم کا فتویٰ کفر وارتداد ہے"۔ ؎

دیوبندی حضرات بریلوی اکابر کے انہی جیسے حوالے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

خلاصۂ کلام

تمام سابقہ حوالہ جات کا مطالعہ کر لینے کے بعد آپ بآسانی ان نتائج پر پہنچ جائیں گے ۔

(۱) ۔ تحریک پاکستان اور قائد اعظم نیز سیاست میں ان سے مسلک حضرات کی جتنی مخالفت ، بریلویوں نے کی ہے اتنی مخالفت کسی اور سیاسی یا مذہبی جماعت نے نہیں کی ۔

(۲) ۔ گنتی کے ایک دو افراد کے علاوہ بریلویوں کے کسی بھی فرد نے تحریک پاکستان میں قطعاً کوئی کام نہیں کیا اور اگر نظر کو ذرا گہرا کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ ان دو ایک بزرگوں کا بھی صاحبزادی بریلویت سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ تھا ۔

(۳) ۔ دیوبندیوں کی بہت بڑی اکثریت نہ صرف تحریک پاکستان میں شامل تھی بلکہ ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو مسلم لیگ کے روح رواں اور سرمایۂ ناز تھے ۔ لہٰذا آج کل کے بریلویوں کا دیوبندیوں کی بڑی اکثریت کو تحریک پاکستان کا مخالف قرار دینا نہ صرف یہ کہ تاریخی حقائق کو مسخ

؎ الجوابات السنیۃ ص۲۲ ، ؎ احکام نوریہ شرعیہ ص۳۹ ۔

کرنے کے مترادف ہے بلکہ ان کے اپنے اسلاف کی تصریحات کے بھی بالکل خلاف ہے۔

مصورِ پاکستان علامہ اقبالؒ کے خلاف ایک سازش

پاک و ہند کی تاریخ کا ہر طالب علم اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے ہندوستان کے عام مسلمانوں کے سامنے ان کے لئے علیحدہ وطن کی تجویز پیش کی وہ ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم تھے آپ نے اپنی یہ تجویز الہ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر پیش فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر پاکستانی انہیں مصورِ پاکستانؒ کے لقب سے یاد کرتا ہے۔ لیکن زمانے کی یہ ستم ظریفی بھی ملاحظہ ہو کہ جو جماعت آج پورے برصغیر کی تحریک آزادی خصوصاً تحریک پاکستان کی تاریخ مسخ کرنے اٹھی ہے اس نے اس مسئلہ کو بھی تختہ مشق بنانے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ وہ جماعت علیحدہ وطن کی تجویز پیش کرنے کا سہرا علامہ اقبال مرحوم کے بجائے مولوی نعیم الدین مراد آبادی کے سر باندھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ ایک بریلوی مصنف رقمطراز ہے کہ ۔

"انہوں نے (مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے) اس اصول یعنی مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن بنانے کا نظریہ، بہت پہلے پیش کر دیا تھا جسے بعد میں اپنا کر پاکستان حاصل کیا گیا"۔[۱]

اور ثبوت کے لئے جو تحریر پیش کی گئی ہے وہ ۱۹۳۲ء کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نام نہاد مصنفین کو اتنا بھی علم نہیں کہ ڈاکٹر صاحبؒ تو اس اصول کو ۱۹۳۰ء میں پیش فرما چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے یہ ہیں وہ حضرات جو بزعم خویش ہر بیان کو عقل و نقل کے مصدقہ اصولوں پر رکھ کر تاریخ برصغیر کو نئے سرے سے مرتب کرنے اٹھے ہیں۔ مصورِ پاکستان علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ع

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

---

[۱] اعلحضرت کی سیاسی بصیرت ص ۲۹ ۔

البتہ اگر یہ کہا جاتا کہ مولوی نعیم الدین صاحب نے ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی اس تجویز کی ، سب سے پہلے تائید کی تھی تو خیر یہ ایک علیحدہ بات ہوتی ۔ اور قارئین اس کی صحت وسقم کو معلوم کرنے کے لئے خود تحقیق کر لیتے لیکن یہاں تو یہ باور کرانے کی کوشش ہو رہی ہیں ۔

"مولانا شاید پہلے عالم دین ہیں جنہوں نے واشگاف الفاظ میں تقسیم ہند کی تجویز پیش کی "[۱]

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

مولوی نعیم الدین مراد آبادی اور تحریک پاکستان

بریلوی حضرات مولوی نعیم الدین مراد آبادی کو مصور پاکستان ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرنے کے علاوہ انہیں تحریک پاکستان کا ہیرو بھی قرار دے رہے ہیں چنانچہ ایک بریلوی مصنف لکھتا ہے کہ ۔

"۱۹۴۰ء میں قرار داد پاکستان کے پاس ہونے پر ان کی تمام تر توجہ تحریک پاکستان کی طرف ہو گئی تھی "[۲] نیز ایک دوسرے بزرگ رقمطراز ہیں ۔

"تحریک پاکستان سے آپ کو عشق کی حد تک لگاؤ تھا"[۳]

لیکن اصل صورت حال کیا ہے ؟ وہ آپ کو ذیل کے دو واقعات سے معلوم ہو گی ۔

(۱) مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں شرکت کے متعلق اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا ۔ موصوف نے جواب میں ایک فتویٰ تحریر فرمایا جس میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ذمہ دار اراکین کا کفر ثابت کر کے اس میں شرکت کو حرام قرار دیا ۔ یہ فتویٰ کتابی شکل میں "الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرۃ" کے نام سے دوسری بار ۱۹۴۲ء میں بمبئی سے شائع ہوا تھا اس میں فتوے سے پیشتر بطور دیباچہ ایک مضمون لکھا گیا جس میں قائد اعظم کا نام لے کر کہا گیا کہ یہی فتوے بعینہ ان پر اور مسلم لیگ پر بھی لاگو ہے لہٰذا مسلم لیگ

---

[۱] اعلیٰحضرت کی سیاسی بصیرت صـ۴۸ ، [۲] ایضاً صـ۲۹ [۳] اکابر تحریک پاکستان صـ۲۷۲

کی شرکت اور اس کی امداد و اعانت اسی طرح حرام ہے جس طرح مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں شرکت اور اس کی امداد ناجائز اور حرام تھی۔ اس کتاب کے مندرجات کی تائید و تقویت کے لئے مولوی نعیم الدین مراد آبادی سمیت پورے متحدہ ہندوستان کے چیدہ چیدہ اسّی رضاخانی علماء کے دستخط ثبت ہیں اور کتاب کے ٹائیٹل پیج پر یہ عبارت درج تھی۔

"مسلمانوں کی دینی و دنیوی بھلائی اور سچی خیر خواہی کے لئے یہ مبارک فتوائے امام اہلسنت مجدد اعظم اعلٰحضرت ...... اس مسئلہ میں ہے کہ کاٹھیا واڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں شرکت اور کسی قسم کی امداد حرام اور سخت حرام ہے ...... اسی سے مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت و امداد و اعانت کا حکم شرعی بھی واضح و آشکار ہو گیا"

کیا مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت نیز امداد و اعانت کو ۱۹۴۲ء میں حرام قرار دینا اور لیگ کے قائد پر کفر کا فتوے لگانا یہی ہے تحریک پاکستان کی حمایت؟ اور کیا یہی ہے اس کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ؟ کیا ۱۹۴۲ء کا زمانہ قرارداد پاکستان پاس ہونے کے بعد کا زمانہ ہے یا پہلے کا؟ ؎

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ!

(۲) — مسلم لیگ نے ۱۹۴۶ء میں علماء و مشائخ کی حمایت حاصل کرنے کے لئے "مشائخ کمیٹی" تشکیل دی تھی جس کا ذکر بعض[۲] بریلوی مصنفین نے بھی کیا ہے۔ نیز وہی مصنف پیر صاحب مانکی شریف کے حالات کے ذیل میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ

"آپ (پیر صاحب مانکی شریف) نے مولانا محمد گل صاحب کی قیادت میں ایک وفد حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی کی خدمت میں بھیجا جس نے (مراد آبادی صاحب) سے

---

[۱] افسوس کہ اس کتاب کے جدید ایڈیشن سے (جو لاہور سے ۱۹۸۸ء میں طبع ہوا) مسلم لیگ کے خلاف عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں۔ ہم انشاء اللہ جلد ہی اصل کتاب کو شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ قارئین کو حوالہ دینے کے لئے کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ ۱۲ منہ [۲] اکابر تحریک پاکستان ص۲۸

نظریۂ پاکستان پر گفتگو کی یہاں سے معلوم ہوا کہ مولوی نعیم الدین مرادآبادی تو ۱۹۴۶ء کے آغاز تک نظریۂ پاکستان سے متفق نہ تھے ورنہ پیر صاحب مانکی شریف کو نظریہ پاکستان پر گفتگو کرنے کے لئے ان کے پاس وفد بھیجنے کی ضرورت پیش نہ آتی ۔ البتہ اس کے بعد ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مسلم لیگ کی حمایت کا دم بھرنے کے لئے "بنارس سنی کانفرنس" کا سوانگ رچایا گیا لیکن اس کانفرنس کی حقیقت کیا ہے وہ آپ کو ابھی معلوم ہو جاتی ہے ۔

بنارس سنی کانفرنس کی حقیقت

آج کل بریلوی حضرات مغالطہ دہی کے لئے یہ راگ الاپتے پھر رہے ہیں کہ تحریک پاکستان کی کوئی تاریخ بنارس سنی کانفرنس کا ذکر کئے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی ۔ درحقیقت یہ لوگ اپنے تمام سابقہ کردار پر پردہ ڈالنے کے لئے اس کانفرنس کو بہت زیادہ اچھالتے ہیں اور اس کا بار بار ذکر کر کے وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ بریلویوں نے تحریک پاکستان میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا لیکن وہ اپنی ان مذبوحی حرکات کے پردہ میں اپنے سابقہ کردار کو کسی طرح نہیں چھپا سکتے ۔ کیونکہ حقیقت بہرحال حقیقت ہے وہ ظاہر ہو کے رہتی ہے ؎

حقیقت ہر نقاب زندگی سے رونما ہوگی
نظر کی قوتوں کو امتیاز حق و باطل دے

اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ انتہائی ایجاز و اختصار سے بنارس سنی کانفرنس پر بھی کچھ روشنی ڈال دی جائے لہٰذا آپ ذیل کے چند امور کو پوری طرح ذہن نشین فرما لیں اس کے بعد آپ پر اس کی حقیقت خود بخود مکمل طور پر واضح اور منکشف ہو جائے گی ۔

(۱) ۔ ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان کے پاس ہو جانے کے بعد پورے طور پر تحریک پاکستان کا آغاز ہوا ۔

لہ اکابر تحریک پاکستان ص۹۴

(۲) — یہ تحریک ۱۹۴۵ء کے وسط تک اپنے انتہائی عروج و شباب پر پہنچ گئی تھی یہاں تک کہ بے ضمیر، خود غرض اور مفاد پرست لوگ جن کا اصول ہمیشہ سے ایسے مواقع میں یہ رہا ہے ع

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

مسلم لیگ کے اس عروج کو دیکھ کر اس میں شامل ہونے لگے تھے۔ چنانچہ ایک بریلوی مصنف ۱۹۴۵ء کی سیاسی صورت حال کے بارے میں رقمطراز ہے ۔

" یہ وہ زمانہ تھا جب قیام پاکستان کی منزل قریب تر آ رہی تھی اور مسلم لیگ میں ابن الوقت قسم کے سیاستدان شامل ہو رہے تھے ۔ کمیونسٹ بھی ایک سازش کے تحت اس میں شامل ہو گئے تھے۔[1] "

حالانکہ جب لیگ کو اپنے حامیوں اور طرف داروں نیز ایسے بے لوث اور جانباز کارکنوں کی شدید ضرورت تھی جو اس کا پیغام گھر گھر پہنچا سکیں اس وقت تو یہ لوگ لیگ کے شدید مخالف تھے یا کم از کم خاموش تماشائی بن کر ہوا کا رخ دیکھنا چاہتے تھے ۔

(۳) — نومبر ۱۹۴۵ء میں مطالبہ پاکستان کی بنیاد پر مرکزی اسمبلی کے لئے ہونے والے انتخابات میں مسلم لیگ نے پوری کی پوری تیس مسلم نشستوں پر قبضہ کر لیا اور اکثر مخالفین کی ضمانتیں تک ضبط ہو گئیں۔ اس کے بعد ۱۹۴۶ء کے آغاز میں اسی مطالبہ پاکستان کی بنیاد پر صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن ہوئے اور یہاں بھی ۴۹۲ مسلم نشستوں میں سے ۴۲۵ مسلم نشستوں کا الیکشن جیت کر مسلم لیگ نے ثابت کر دیا کہ ہندوستان کے مسلم عوام نے پاکستان کے حق میں اپنا فیصلہ دے دیا ہے بالفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ تحریک پاکستان اپنے منطقی نتیجہ پر پہنچ چکی تھی

(۴) — ان تمام مراحل میں تو بریلویوں کا طرز عمل مسلم لیگ کے ساتھ جو کچھ رہا وہ آپ ملاحظہ فرما چکے اس کے بعد جب بریلویوں کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اب تو پاکستان بن گیا اور ہمارا مستقبل

---

[1] اکابر تحریک پاکستان ص۳۶

پاکستان میں انتہائی مخدوش ہے نامعلوم وہاں کیا کیا طعنے سننے پڑیں اور کن کن مصائب سے گزرنا پڑے لہٰذا اب مصلحت[1] کا تقاضا یہی ہے کہ تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت شروع کردی جائے۔ چنانچہ اس پروگرام کے تحت ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء میں بنارس میں سنی کانفرنس منعقد کی۔ بعض لوگ تو صرف انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھانا چاہتے ہیں لیکن قربان جایئے اس بریلوی جماعت پر ختم کا حلوہ کھاتے کھاتے اٹھی اور انگلی کٹانے کی ضرورت بھی، محسوس نہ کی بلکہ پوری خیرہ چشمی اور ڈھٹائی سے تحریک پاکستان کے صف اول کے مجاہدین میں اپنے آپ کو شمار کرنے لگی۔ سچ ہے ؎

بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

البتہ ہمارا یہ سوال ہے کہ جب آپ کو بھی اس کا اقرار ہے کہ ۱۹۴۵ء میں جو لوگ مسلم لیگ کے حامی بنے وہ ابن الوقت قسم کے سیاستدان تھے تو خیر سے جن لوگوں نے ۱۹۴۶ء میں اواخر اپریل کے اندر بنارس سنی کانفرنس کا ڈھونگ رچا کر مسلم لیگ کی حمایت کا دم بھرنا شروع کیا ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ ؎

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

---

[1] چنانچہ بریلویوں کے مفتی اعظم مولوی ابرار حسین دہیلی نے فرمایا "اس وقت مسلمانوں کی عقل مندی کا مقتضیٰ یہی ہے کہ مسلم لیگ کی امداد واعانت کریں"۔ (مظاہر الحق الاجلی ص۳۵ بحوالہ تکفیری افسانے ص۱۳۷)

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

اب آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا معروضات میں سے بعض باتوں کا جو جواب بریلوی حضرات پیش کرتے ہیں ان کا بھی مختصر سا جائزہ لیا جائے کہ یہ موضوع کسی حیثیت سے تشنہ باقی نہ رہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنی سابقہ تحریرات کا جواب دیتے ہوئے مولانا خلیل اشرف قادری رقمطراز ہیں۔

"آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت علامہ مرحوم اپنے ابتدائی دور میں اتنے ثقہ نہیں تھے کہ ان پر اس دور کے جلیل القدر علماء تنقید نہ کرتے حضرت علامہ نے شکوہ اور کچھ ابتدائی نظمیں لکھیں ...... تو علماء نے فوراً اپنا فرض ادا کیا اور حضرت علامہ کی گرفت کی ...... جس کے نتیجے میں "جواب شکوہ" معرض وجود میں آیا[1]"

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ بریلویوں نے ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی کچھ ابتدائی نظموں اور شکوہ پر تنقید کی تھی جس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ نے "جواب شکوہ" تحریر فرما کر ان تمام اعتراضات کو رفع فرمادیا جو سبب تنقید تھے۔ لیکن یہ جواب چند وجوہ سے ناقابل التفات ہے۔

اولاً۔ بریلوی حضرات کی جانب سے ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ پر صرف تنقید ہی نہیں کی گئی بلکہ ان کی تکفیر کی گئی ہے جیسا کہ باحوالہ عرض کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا کفر قرار دینے کو "تنقید" جیسے ہلکے لفظ سے تعبیر کرنا بد دیانتی اور اپنے مکروہ کردار پر پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کے سوا اور کچھ نہیں جس پر ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رُوح کہتی ہے ؎

---

[1] طمانچہ ص۳۵۔

خونِ ناحق بھی چھپانے سے کہیں چھپتا ہے

کیوں وہ بیٹھے ہیں میری نعش پہ دامن ڈالے

ثانیاً ۔ یہ غلط ہے کہ صرف چند ابتدائی دور کی نظموں پر انکی تکفیر کی گئی تھی کیا ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب" بال جبریل" کے اشعار کی بنا پر ان کی تکفیر نہیں کی گئی ؟ اور کیا وہ ڈاکٹر صاحبؒ کے ابتدائی دور کی کتاب ہے ؟ اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو ہم عرض کئے دیتے ہیں کہ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۳۵ء یعنی وفات ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء سے تقریباً دو سال پیشتر طبع ہوئی تھی اگر وفات سے دو سال پیشتر کا زمانہ بھی ابتدائی دور ہے تو جناب ہی زورِ تحقیق سے ارشاد فرمائیں کہ پھر آخری دور کونسا ہے ؟ سچ ہے ؎

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

ثالثاً ۔ یہ تاثر دینا کہ جوابِ شکوہ کے معرضِ وجود میں آنے پر سببِ تکفیر مرتفع ہو گیا تھا یہ بھی ایک سفید جھوٹ ہے کیوں کہ بریلوی علماء نے جوابِ شکوہ کے مضمون کو بھی "کفری مضمون" قرار دیا ہے چنانچہ فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف مولوی محمد طیب صاحب جوابِ شکوہ کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ "پھر صفحہ ۲۲۰ سے صفحہ ۲۳۲ تک جوابِ شکوہ گڑھا یعنی ڈاکٹر صاحب کے شکوہ کا اللہ تبارک وتعالےٰ نے یہ جواب دیا والعیاذ باللہ تعالےٰ اس میں صفحہ نمبر ۲۲۴ پر اللہ عزوجل کی طرف سے اس اعتراض (جو مصنف کتاب نے پہلے ذکر کیا ہے)، کا بھی یہ جواب گڑھا

کیا کہا ؟ بہر مسلماں ہے فقط وعدۂ حور

شکوہ بیجا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور

عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور

مسلم آئیں ہوا کافر تو ملے حور و قصور

۱؎ ملاحظہ ہو تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۴۱

ان شعروں کی شرح کرنے کے بعد فاضل موصوف لکھتے ہیں

"آہ آہ آہ اے پیارے سنی مسلمان بھائیو! بنگاہ ایمان و بنظر انصاف ملاحظہ فرماؤ یہ وہی کفری ملعون مضمون ہے جو مرتد اعظم عنایت اللہ مشرقی کی ناپاک کتاب کفر ناب "تذکرہ" ملعونہ کا موضوع ہے[۱]"

اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ بریلویوں کے نزدیک "جواب شکوہ" سے ڈاکٹر صاحبؒ کے اسباب کفر کا مرتفع ہونا تو درکنار ان کے اسباب کفر میں مزید اضافہ ہوگیا۔ بے چارے ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ نے تو بریلویوں کی تکفیر سے بچنے کے لیے یہ جواب شکوہ "تحریر فرمایا تھا لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ بریلوی حضرات کا شوق تکفیر اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ خواہ کتنی ہی صفائی پیش کردو چند مخصوص افراد کے علاوہ کسی کو کافر سے نیچے کوئی درجہ دینے کے لیے تیار ہی نہیں، بریلویوں کے ہاں ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کے "جواب شکوہ" کی اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے کہ ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

رابعاً۔ اگر واقعۃً بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر صاحبؒ کا انتقال اسلام پر ہوا ہوتا تو ان کی وفات کے چار، پانچ سال بعد تحریر کی جانے والی بریلویوں کی مایۂ ناز کتاب "تجانب اہلسنت" میں ان کا الحاد، بے دینی، زندیقیت، بدمذہبی، نیچریت، اور کفر ثابت کرکے یہ نہ لکھا جاتا کہ "یہ ہیں ترجمان حقیقت جناب ڈاکٹر اقبال صاحب جن کے نام پر اقبال ڈے منائے جاتے ہیں اقبال ہوٹل کھولے جاتے ہیں اقبال اخبار جاری کیے جاتے ہیں[۲]"

خامساً۔ بریلوی حضرات سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ باحوالہ ثابت کریں کہ ان کے "جلیل القدر علماء" نے ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کے کفر کے جو اسباب بیان کیے تھے، کب ڈاکٹر صاحبؒ نے ان سے توبہ کا اعلان فرمایا؟ نیز پھر کب اور کہاں آپکے ان کا فر قرار دینے والے علماء نے اپنے فتوٰی سے

---

[۱] تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۳۔ [۲] تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۶ طبع ۱۹۴۷ء

رجوع کیا ؛ اور پھر اس رجوع کو انہوں نے اپنی کونسی تصنیف یا کس رسالہ و اخبار میں شائع کرایا حالانکہ وہ فتوائے کفر کو پورے ملک میں تحریر و تقریر کے ذریعہ پھیلا چکے تھے ۔ لیکن بریلوی حضرات یہ مطالبہ تا قیامت پورا نہ کر سکیں گے ۔ ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

لیگ اور قائد اعظم پر کفر کے فتوے کا جواب تحریر کرتے ہوئے مولوی خلیل اشرف صاحب قادری فرماتے ہیں :

"اس کی بھی صرف وہی صورت ہے جو ہم حضرت علامہ کے بارے میں لکھ آئے ہیں فرمایئے ابتداً خود جناب قائد اعظم کیا مسلم لیگ میں تھے ؟"[1]

اور مولوی محمد حسن علی رضوی لکھتے ہیں ۔

"ہم کہتے ہیں کہ بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کیا خود ایک زمانہ میں کانگرس میں نہیں تھے ؟"[2]

ان دونوں جوابوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قائد اعظم پر کفر کا فتویٰ اس وقت لگایا گیا تھا جبکہ وہ کانگرس میں تھے ۔ اور مسلم لیگ کے خلاف فتوے اس وقت دیئے گئے جب کہ اس میں قائد اعظم شامل نہیں تھے ۔ یہ جواب اس قدر لچر اور بے ہودہ ہیں کہ ہم ان کے جواب دینے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے کیونکہ ہم سابقہ حوالجات سے ثابت کر آئے ہیں کہ قائد اعظم کی تکفیر کا سبب بریلوی علماء نے ان کا رافضی ہونا بتایا ہے لہٰذا ثابت کیا جائے کہ کب قائد اعظم نے رافضیت سے توبہ کا اعلان فرمایا اور پھر کب آپ کے علماء نے اپنے فتویٰ کفر سے رجوع کیا ؛ نیز مسلم لیگ اور قائد اعظم پر کفر کے فتوے اس وقت لگائے گئے تھے جب کہ مسلم لیگ کے صدر قائد اعظم تھے اور قرارداد پاکستان بھی پاس ہو چکی تھی ۔ چنانچہ "تجانب اہل السنۃ" اور "الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ" وغیرہ کتب ۱۹۴۶ء میں

---

[1] طمانچہ صفحہ ۵۵ ۔ [2] قہر خداوندی صفحہ ۵۲

طبع ہوئی تھیں بلکہ بعض کتب جن میں مسلم لیگ اور قائدِ اعظم کی تکفیر کی گئی تھی ۱۹۴۵ء میں بھی طبع ہوئیں جیساکہ باحوالہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے اب ہم اپنی تحریر کو یہیں پر لبس کرتے ہیں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو پوری تفصیل سے آئندہ کسی موقعہ پر ان کا پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ آخر میں بریلوی حضرات سے ہماری گزارش ہے کہ وہ سنجیدگی، متانت اور دیانت کا دامن تھامیں اور دوسروں کی بے جا کردارکشی سے باز آئیں اور تاریخ کو مسخ کرنے کا گھناؤنا فعل ترک کر دیں۔ نیز ہماری اس تحریر پر چیں بہ جبیں نہ ہوں کیوں کہ شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر کلوخ اندازی کرنے والوں کا حشر یہی ہوتا ہے۔

نہ تم طعنے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

سالِ اشاعت ________ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

ناشر ________ انوار احمد ایم اے، حمید نظامی روڈ۔ لاہور

تعداد ________ ۲۰۰۰

مطبع ________

قیمت ________

ملنے کے پتے

۱. مکتبہ محمودیہ "بیت الحمد" کریم پارک راوی روڈ لاہور

۲. سبحانی اکیڈمی ________ ۱۹، اردو بازار لاہور

۳. مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ ________ ۳۲، اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور